ایک تھا مختار!

...
ریاض فردوسی
9968012976
...

مختار انصاری پر قتل اور قتل کی شازش کے تقریباً 65 مقدمات درج تھے، لیکن ایک بھی مقدمہ لڑکی سے چھیڑ چھاڑ اور (Rape) زنا کا درج نہیں تھا۔

ایک بار لکھنؤ میں مختار انصاری نے خود قسم کھا کر اپنے دوست سے کہا کہ میں نے ایک بھی بے گناہ کا قتل نہیں کیا اور نا ہی کروایا ہے، میں نے صرف اپنی خاندان کی بقاء اور مظلوموں کے ل لڑاء کی ہے۔

مختار انصاری کے بھائی اور سابق رکن اسمبلی افضل انصاری جب بیماری کی حالت میں ان سے ملے اور باندہ میڈیکل کالج کے آئی سی یو سے باہر آئے تو انھوں نے باہر موجود میڈیا کو بتایا کہ انھیں مختار سے پانچ منٹ ملنے کا موقع ملا اور وہ ہوش میں آگئے۔

افضل انصاری نے بتایا کہ ان کے بھائی مختار انصاری کا ماننا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ انھیں کھانے میں کوئی زہریلی چیز پلائی گئی تھی۔ افضل نے کہا کہ یہ 40 دن پہلے بھی ہوا تھا۔

مختار انصاری کی پیدائش 30 جون 1963ء غازی پور ضلع کے محمد آباد اتر پردیس میں سبحان اللہ انصاری اور بیگم رابعہ کے گھر میں ہوء۔

مختار انصاری بھارتی قومی کانگریس کے ابتدائی صدر مختار احمد انصاری کے پوتے تھے۔ مختار انصاری کے دادا ڈاکٹر مختار احمد انصاری جو 17 سال سے زائد عرصے سے جیل میں تھے، آزادی کے متوالے تھے۔ سچے انقلابی تھے۔ مہاتما گاندھی جی کے ساتھ کام کرتے ہوئے وہ 1926-27 میں کانگریس کے صدر بھی رہے۔ ڈاکٹر مختار احمد انصاری اتر پردیش کا ایک بڑا نام رہا ہے۔ مختار انصاری کے نانا نے ملک کی حفاظت کے لیے بندوق اٹھائی تھی۔ مہاویر چکر کے فاتح بریگیڈیئر عثمان مختار انصاری کے نانا نے 1947 کی جنگ میں بھارتی فوج کی طرف سے جنگ لڑی اور نوشیرا کی جنگ میں ہندوستان کو فتح دلائی۔ وہ دشمن کی گولی اپنے سینے میں کھا کر ملک کے لیے شہید ہوئے۔ مختار انصاری بھی اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چل کر کمزور اور مظلوموں کی بقاء کے عوض دنیا کی بدنامی بھی اٹھاء اور آخر میں اسی میں اس دارفانی سے رخصت ہوئے۔ صاحب سنگھ کے گینگ کی دہشت غازی پور، مؤ، جون پور، ورانسی اور تقریبا پروانچل کے ہر علاقوں میں پھیلی ہوء تھی، دن دہاڑے قتل لڑکیوں کا اغوا، لوٹ پاٹ کا بازار گرم تھا۔ پورے پروانچل میں دہشت کا بول بالا تھا، کاروباریوں اور عام لوگوں کا جینا حرام ہو گیا تھا۔ صاحب سنگھ کے بعد برجیش سنگھ نے اسی غنڈہ گردی اور دہشت گردی کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ اس غنڈہ گردی اور بربریت کے خلاف مختار انصاری نے مزاحمت کی۔ تب برجیش سنگھ کے اشاروں پر پولیس نے مختار انصاری کو گرفتار کر کے، ان سے مار پیٹ کی، ان پر ان کے کنبے پر ظلم اور بربریت کا پہاڑ توڑا۔ مختار انصاری کے جسم پر سگریٹ کو بجھایا جاتا، ان کے جسم کے پیچھے والے نیچے حصے میں سگریٹ سے داغ دیا جاتا، ان پر اور ان کے گھر والوں پر جھوٹے مقدمات درج کئے گئے۔ تب تنگ آ کر مختار انصاری نے جنگ شروع کی۔ پھر بھارت کے آئین کا سہارا لے کر ظلم کے خلاف آواز بلند کرتے رہے۔ مختار انصاری عوام الناس کے درمیان فرشتہ صفت انسان کے طور پر مشہور تھے۔ ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی سب بے انتہا محبت کرتے تھے۔ ہر کسی کو گلے لگاتے تھے، ہندو مسلم میں کوء فرق نہیں کرتے تھے، ظالم کے خلاف مختار انصاری ہمیشہ جنگ کرتے رہے، اس کا خمیازہ انہیں بدنام ہو کر چکانا پڑا۔

چند اخبارات، نیوز چینل اور رسائل جو حکومت اور امیروں کے ناجائز اولاد ہیں، ان کے ذریعے انہیں خوب بدنام کیا گیا ہے، دراصل مختار انصاری بے کسوں، کمزوروں، غریبوں اور مظلوموں کے سچے ہمدرد اور مسیحا تھے۔

ان کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مختار انصاری مؤ سے مسلسل 5 بار قانون ساز اسمبلی کے رکن کے طور پر منتخب ہوئے۔ مختار انصاری 1996، 2002، 2007، 2012 اور پھر 2017 میں مئو سے جیتے تھے۔

مختار انصاری کا انتقال 28 مارچ 2024ء (61 سال) باندہ اتر پردیس میں ہوا۔

مختار انصاری کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں غازی پور میں ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ ان کے جنازے میں ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی موجود تھے، سبھی کی آنکھیں نم تھی۔ کمزور اور مظلوموں کی زبان پر ایک ہی صدا تھی، کہ آج ہم سچ مچ یتیم ہو گئے۔

آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے سربراہ اسد الدین اویسی نے مختار انصاری کو خراج عقیدت پیش کیا اور غازی پور میں ان کی رہائش گاہ پر گئے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر انہوں نے انصاری کی موت پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ "آج ہم متوفی مختار انصاری کے گھر گئے اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا۔ اس مشکل وقت میں ہم ان کے اہل خانہ، حامیوں اور پیاروں کے ساتھ کھڑے ہیں"۔

انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ "انشاء اللہ، روشنی اس اندھیرے کو توڑ دے گی، اگر آپ 'فرعون' ہیں تو 'موسیٰ' بھی ضرور آئیں گے"۔ اس سے پہلے 29 مارچ کو عدالتی تحویل میں مختار انصاری کی موت پر اسد الدین اویسی نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ عدالتی تحویل میں یہ دوسری موت ہے جو یوگی حکومت پر سوالیہ نشان ہے۔ انہوں نے اس معاملے میں عدالتی تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا تھا۔ بی بی سی اردو کے مطابق۔

"باندا میں موت کے بعد مختار انصاری کا چہرہ دیکھ کر ہسپتال سے باہر آنے والے ان کے چھوٹے بیٹے عمر انصاری کا کہنا تھا کہ 'پاپا نے خود ہمیں بتایا ہے کہ انھیں 'سلو پوائزن' دیا جا رہا ہے لیکن شنوائی نہ ہو سکی'۔

اب مختار انصاری کی موت کے بعد جیل سے ان کے بیٹے عمر سے گفتگو کی آڈیو وائرل ہوئی ہے۔

جس میں مختار انصاری کی خاصی نحیف آواز سنی جا سکتی ہے۔ مختار انصاری اپنے بیٹے عمر سے کہتے ہیں '18 مارچ کے بعد کوئی روزہ نہیں رکھا'۔

عمر، مختار انصاری کو بتاتے ہیں کہ انھوں نے میڈیا رپورٹ میں مختار انصاری کو ہسپتال جاتے ہوئے دیکھا جس میں وہ بہت کمزور نظر آ رہے تھے۔

اپنے والد کو حوصلہ دیتے ہوئے عمر کا کہنا تھا کہ وہ عدالتوں سے ان سے ملنے کی اجازت لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اپنی کمزوری بیان کرتے ہوئے مختار انصاری کہتے ہیں کہ وہ 'بیٹھ نہیں سکتے'۔

جواب میں عمر کہتے ہیں کہ ابا جان ہم (آپ پر) زہر کے تمام اثرات دیکھ رہے ہیں۔

مختار انصاری مزید کہتے ہیں کہ 'اگر اللہ مجھے زندہ رکھتا تو پھر روح ہی باقی رہے گی کیونکہ جسم ساتھ نہیں دے رہا ہے، اب میں وہیل چیئر پر آیا ہوں اور وہیل چیئر پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

نیچے مختار انصاری کے درخواست کی کاپی دی جا رہی ہے۔

مختار انصاری نے درخواست میں یہ الزام عائد کیا تھا کہ "درخواست گزار کو بین الاقوامی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کے ذریعہ درخواست گزار کے قتل کی سازش کی جا رہی ہے۔

منوج سنہا، مافیا ڈان اور بی جے پی کی حمایت یافتہ ایم ایل سی برجیش سنگھ، بی جے پی ایم ایل اے سوشیل سنگھ، سابق آئی جی ایس ٹی ایف شری ابھیا بھیلش اور پرنسپل سکریٹری ہوم اتر پردیش کے ذریعہ سازش رچوائی گئی ہے اور حکومت کی طرف سے مذکورہ افسران کو قانونی کارروائی سے بچانے کے لیے درخواست گزار کے قتل کی بھی یقین دہانی کرائی گئی ہے'۔ درخوست میں یہ بھی الزام عائد کیا گیا تھا کہ 'اس سے قبل حکومت کی ایک سازش کے تحت ملزم پریم پرکاش سنگھ عرف منا بجرنگی کو جیل کے اندر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔

☆☆☆

جمعۃ الوداع کی شرعی حیثیت

...
محمد ہاشم القاسمی
9933598528
...

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اپنے اختتام کی طرف رواں دواں ہے، بڑے خوش نصیب اور سعادت مند ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس مبارک مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں، اس کی عنایتیں اور برکتیں سمیٹنے میں کامیاب رہے، اور جنہوں نے اپنے رب سے اپنے گناہ بخشوا کر جہنم کی آگ سے ازادی کا پروانہ حاصل کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرنے کا حکم فرمایا ہے، اس لیے کہ شب قدر کی رات میں اللہ کی آخری کتاب قرآن کریم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر تیئس سالوں میں نازل ہوئی، یہ قران کریم کی سمائے دنیا میں نزول کی رات شمار ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس رات کی عبادت کو ایک ہزار راتوں سے افضل قرار دیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان راتوں میں پوری دنیا کے مسلمان رات بھر اللہ کی عبادات میں مصروف عمل رہتے ہیں، اسی طرح انہی آخری عشرے کے ایام میں ایک یوم، جمعہ بھی آتا ہے، جسے عام زبان میں ہم "جمع؟ الوداع" کہتے ہیں۔ اس موقع پر بیشتر افراد خود کو زیادہ سے زیادہ عبادت و ریاضت میں مشغول رکھنا چاہتے ہیں۔ عبادت و ریاضت میں مشغول ہونا تو اچھی بات ہے، لیکن یہ دھیان رکھنا ضروری کہ اسلام میں "جمع؟ الوداع" یعنی رمضان المبارک کے ا؟خری جمعہ کو اس ماہِ مبارک کے دیگر جمعوں پر کوئی فوقیت یا فضیلت نہیں دی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جمعۃ الوداع کو عبادت کرنے کا ثواب رمضان کے دیگر جمعوں سے زیادہ ہوتا ہے، تو وہ غلط فہمی کے شکار ہیں۔ واضح رہے کہ جمع الوداع سے متعلق ایک خاص خطبہ کو لے کر بھی کچھ لوگوں میں بڑی غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ بعض مساجد کے ائمہ جب عام جمعہ کے خطبہ، جمعۃ الوداع میں پڑھ کر نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو عوام میں چہ میگوئیاں شروع ہو جاتی ہیں کہ امام صاحب نے الوداع کا خطبہ نہیں پڑھا وغیرہ وغیرہ لہذا اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے ایشیا کی سب سے بڑی دینی تعلیمی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ نمبر 48405 دیکھنا چاہیے جس میں اس سوال کا صاف ستھرا جواب دیا گیا ہے، ملاحظہ فرمائیں "

سوال : الوداع جمعہ کا خطبہ کب سے شروع ہوا تھا، سب سے پہلے کس نے پڑھا تھا؟ اور اس کی اہمیت کیا ہے؟ کیا الوداع جمعہ کے حقوق اور خطبہ الگ ہونے چاہئے؟ یا پھر کوئی بھی خطبہ پڑھا جاسکتا ہے؟"اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ " الوداع جمعہ کا خطبہ کب سے شروع ہوا، سب سے پہلے اس خطبہ کو کس نے پڑھا، اس کی صراحت مجھے نہیں مل سکی۔ البتہ اس خطبہ کا وجود قرون مشہود لہا بالخیر میں نہیں تھا، فقہاء نے اس خطبہ کے پڑھنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اس خطبہ کی کوئی فضیلت ثابت نہیں بلکہ علماء نے اس کو مکروہ و بدعت تک لکھا ہے۔ اس لیے رمضان کے آخری جمعہ میں بھی عام خطبہ ہی پڑھا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔" جمع الوداع اور جمع الوداع کے مخصوص خطبہ کے بارے مزید وضاحت کے لیے دارالافتاء ، جامع العلوم الاسلامیہ (پاکستان) کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ سوال کیا گیا ہے کہ "شریعت میں "الوداعی جمعہ" کی کیا حیثیت ہے؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کی تیاری کرتے تھے؟ نیز جمع الوداع میں جو مخصوص خطبہ پڑھا جاتا ہے صحیح ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں!" اس کا جواب یوں دیا گیا ملاحظہ فرمائیں "رمضان المبارک کے اخری جمعہ کی تیاری اور بطور "جمع الوداع" منانا نبی کریم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور فقہاء کرام سے ثابت نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کا مکمل آخری عشرہ اعتکاف اور راتوں کو جاگ کر عبادت میں گزارتے تھے، پورے عشرے میں عبادت کا اہتمام تو احادیث میں منقول ہے، لیکن آخری جمعہ کے لیے نئے کپڑے سلوانا، تیاری کرنا یا خاص عبادت کرنا احادیث سے ثابت نہیں ہے۔ نیز " الوداع والفراق والسلام یا شہر رمضان" وغیرہ کے الفاظ سے خطب الوداع پڑھنا حضرت سید الکونین علیہ الصلا والسلام، خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ سے ثابت نہیں ہے۔ اس کو اکابر اہل فتاوی نے مکروہ اور بدعت لکھا ہے۔ ابوالحسنات حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے 'مجموع الفتاوی' اور 'خلاصۃ الفتاوی کے جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر (329/4) کے حاشیہ میں اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے 'فتاوی رشیدیہ' (ص:123) میں، اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے 'امداد الفتاوی' جلد نمبر وصفحہ نمبر (1/685) میں، اور حضرت مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند، مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمہ اللہ نے 'فتاوی دارالعلوم دیوبند' جلد نمبر وصفحہ نمبر (96/5) میں اور فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ نے 'فتاوی محمودیہ' مطبع ڈابھیل گجرات کے جلد نمبر اور صفحہ نمبر (296/8)، اور مطبع میرٹھ کے جلد نمبر وصفحہ نمبر (416/12) میں، اور مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ نے 'امداد المفتیین' (ص:404) میں بدعت اور مکروہ لکھا ہے۔ (بحوالہ فتاوی قاسمیہ) فقط واللہ اعلم۔" جمعۃ الوداع اور آخری جمعہ سے متعلق عوام الناس میں پھیلی ہوئی چند غیر مستند باتوں میں سے، ایک دعا بھی شامل ہے، جو حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے، وہ یہ ہے "حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں ماہ رمضان میں جمعۃ الوداع کے دن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے جابر، یہ رمضان کا اخری جمعہ ہے، اسے وداع کرو۔ اور یہ کہو" اے اللہ! اسے ہمارے روزوں کا ا؟خری زمانہ نہ قرار دے، اگر اسے اخری قرار دیا تو ہمیں اپنی رحمت سے سرفراز کر اور محروم نہ کر" مذکورہ روایت اہل سنت کی حدیث کی کسی معتبر کتابوں میں تو کہیں موجود نہیں ہے، البتہ اہل تشیع روافض کی بعض کتابوں میں مذکور ہے، اور وہیں سے منتقل ہو کر کتب مواعظ میں جگہ لی ہے، اس لئے اس بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ؟ کے نزدیک ہفتے کے سات دنوں میں سب سے افضل اور ممتاز جمعہ کا دن ہے، جسے ہفتہ کی عید بھی کہا گیا ہے، لیکن اس میں رمضان کے آخری جمعہ کی کوتخصیص نہیں ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس دن میں پانچ ایسی خصوصیات ہیں جو اور دنوں میں نہیں ہیں (1) اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ (2) اسی دن وہ خلیفہ بنا کر زمین پر بھیجے گئے۔ (3) اسی دن آپ علیہ السلام کی وفات ہوئی۔ (4) اسی دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اپنے رب سے جو حلال اور طیب چیز چاہتا ہے وہ اس کو ضرور عطا کی جاتی ہے۔ (5) اسی دن قیامت آئے گی۔ خدا کے مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ، دریا غرض کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو یوم جمعہ سے لرزتے اور ڈرتے نہ ہوں۔ " (ابن ماجہ) دراصل دنیا کی ہر قوم اور ملت میں ہفتے میں سے کوئی ایک دن باقی دنوں سے افضل اور مقدس ہوتا ہے۔ اس دن کو خصوصی اور قومی دن سمجھا جاتا ہے اور اس میں پوری قوم اپنے اپنے مقام پر جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کرتی ہے۔ چنانچہ یہود نے جمعہ اور اتوار کے درمیانی دن یعنی ہفتہ کو افضل الایام اور اجتماعی عبادت کا دن قرار دیا ہے۔ چنانچہ یہ قوم ہفتہ کے دن عبادت کے لیے اپنے عبادت خانوں میں جمع ہوتی ہے۔ مسیحی اقوام نے افضل الایام اور اجتماعی عبادت کا دن اتوار کو قرار دیا ہے اور وجہ فضیلت یہ تجویز کی کہ اتوار کا دن تخلیق کائنات کی ابتدا کا دن ہے۔ اس دن کی بدولت اسمان وزمین وجود میں ائے اور انسانوں کو بھی وجود ملا، لہٰذا تشکر و عبادت کا خصوصی دن وہ ہونا چاہیے جس روز تخلیق کائنات کی ابتدا ہوئی ہے، اور وہ اتوار ہے۔ لیکن "اسلام" میں جمعۃ المبارک کو ایک خاص فضیلت اور امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فضائل جمعہ کے بارے میں ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے: (1) اُن تمام دنوں میں جن میں سورج نکلا ہے، جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے۔ (2) جمعہ کے دن ا؟دم علیہ السلام پیدا کیے گئے۔ اسی دن ان کی لغزش معاف ہوئی، اسی دن قیامت برپا ہوگی۔ ہر جاندار جمعہ کے دن سورج نکلنے تک قیامت کے خوف کی وجہ سے کان لگائے رہتا ہے۔ مشرق سے طلوع افتاب کے بعد یہ خوف ختم ہو جاتا ہے۔ انسان اور جنات غافل رہتے ہیں۔ جمعہ کے دن غروب افتاب تک ایک ایسی ساعت اتی ہے کہ اس ساعت میں وہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے، عطا کیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ جمعہ کی اخری ساعت ہے۔ ایک صحیح حدیث میں وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ علامہ زرقانی نے اس ساعت کے بارے میں 42 اقوال نقل کیے ہیں، پھر کہا کہ سب میں راجح وہی قول ہے کہ وہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے۔ یہی درست ہے کیونکہ شارع علیہ الصلوٰ والسلام نے اس ساعت کی خود نشاندہی فرمائی ہے۔ ہمارے کرنے کے کام یہ ہے کہ ہر جمعہ کے دن عصر کے بعد اس درود شریف کا اسّی مرتبہ پڑھنے کا اہتمام کیا جائے حدیث میں اتا ہے جو شخص اسّی مرتبہ اس درود پاک کے پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے، اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے لیا اسّی سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ جمعہ کے دن کی خصوصی فضیلتیں احادیث سے ثابت ہیں، رمضان المبارک چونکہ خود بھی برکت اور دعاء کی قبولیت کا مہینہ ہے، اس لئے اس ماہ کے جمعہ میں برکت اور قبولیت کی توقع زیادہ ہے، لیکن اس اعتبار سے رمضان کے تمام جمعہ برابر ہیں، اخری جمعہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ اسی سلسلے کا ایک فتویٰ معہ سوال و جواب من وعن نقل کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ کریں کہ ہمیں اپنے من چاہی کرنے چاہئیں یا کتاب و سنت کے مطابق جس کی رہنمائی علماء فرماتے ہیں اس پر عمل پیرا ہونا چاہئے؟ دیکھئے "سوال کا متن: جمع الوداع کی کیا حقیقت ہے؟ کیا شریعت میں رمضان المبارک کے آخری جمعہ کی کوئی الگ سے فضیلت آئی ہے؟

جواب کا متن:

جمعہ کے دن کی خصوصی فضیلتیں احادیث سے ثابت ہیں، رمضان المبارک چونکہ خود بھی برکت اور دعاء کی قبولیت کا مہینہ ہے، اس لئے اس ماہ کے جمعہ میں برکت اور قبولیت کی توقع زیادہ ہے، لیکن اس اعتبار سے رمضان کے تمام جمعہ برابر ہیں، اخری جمعہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ عوام میں رمضان المبارک کا آخری جمعہ بڑی اہمیت کے ساتھ مشہور ہے، اور اس کو "جمعۃ الوداع" کا نام دیا جاتا ہے، لیکن احادیثِ شریفہ میں "آخری جمعہ" کی کوئی الگ سے خصوصی فضیلت ذکر نہیں کی گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔ دلائل: کما فی فتاوی بنوری ٹاؤن:

(فتوی نمبر 143909200815)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب. دارالافتاء الاخلاص، کراچی.) اسلام سوال جواب میں اس موضوع پر ایک مفصل جواب ملا ملاحظہ فرمائیں . سوالکیا رمضان کے آخری جمعہ کے بارے میں جمع الوداع کہنا بدعت ہے؟ میں نے ایک بھائی کو درس میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے، کیا اس جمعہ کے متعلق خاص احادیث نہیں ہیں؟ یہ بھی بتلائیں کہ صحیح ثابت بات کیا ہے؟ جواب . "جمع الوداع" نامی اصطلاح شریعت میں نہیں ہے، یہ خود ساختہ اصطلاح ہے، چنانچہ اس سے متعلقہ مخصوص نمازیں اور اس دن کو منانے کا طریقہ سب کا سب ہی خود ساختہ اور بدعت ہوگا۔ کتاب و سنت اور سلف صالحین کے آثار میں جو چیز صحیح ثابت ہے وہ یہ ہے کہ جو فرائض اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر نماز، روزہ وغیرہ کی صورت میں فرض کیے ہیں انہی کی پابندی کی جائے، اور اسی طرح ان نوافل کو بھی ادا کرنے کا استحبابی طور پر اہتمام کیا جائے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا ہے۔ اس کے علاوہ لوگوں کی طرف سے بنائے گئے تمام نت نئے طریقے بدعت اور مسترد ہیں۔ دوم: اس نام سے متعلقہ بدعات کی شکلیں اور صورتیں مختلف ہیں، یا لوگوں نے اس کی مخصوص فضیلت بھی بنائی ہوئی ہے، ہر علاقے میں الگ الگ اس قسم کی چیزیں پائی جاتی ہیں، مثلاً: اول: رمضان کے آخری جمعہ میں بہت سے عوام الناس اور بدعات میں ملوث لوگ مخصوص نماز ادا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس نماز کے ادا کرنے سے چھوٹ جانے والی فرض نمازوں کا گناہ مٹ جاتا ہے، تو ایسی نماز بے بنیاد اور بدعت ہے۔ سوم: برصغیر کے بہت سے مسلمان "جمع الوداع" کو بڑا اہمیت والا مذہبی اور دینی تہوار سمجھتے ہیں کہ اس دن میں اکٹھے ہوں اور آپس میں ملیں، اس کے لیے شہر کی بڑی بڑی مساجد میں جا کر نماز ادا کرتے ہیں اور اس جمعہ میں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد جمعہ کے لیے جمع ہوتی ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس جمعہ کی کوئی خاص فضیلت نہیں ہے، لہذا اگر کوئی شخص ایسا سمجھتا ہے یا عقیدہ رکھتا ہے تو وہ غلطی پر ہے، حقیقت یہ ہے کہ صرف اسی جمعہ کو نہیں بلکہ جب بھی اذان ہو ہر جمعہ اور نماز با جماعت میں حاضر ہونا واجب ہے، با جماعت نماز سے وہی پیچھے رہ سکتا ہے جس کا کوئی عذر ہو۔ چہارم: رمضان کے آخری جمعہ سے تعلق رکھنے والی خود ساختہ عبادات میں "صلا الفائدہ" بھی شامل ہے۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے صلا الفائدہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ 100 رکعت نماز ہے، بعض کہتے ہیں کہ چار رکعت نماز ہے اسے رمضان کے آخری جمعہ میں پڑھا جاتا ہے، تو کیا یہ بات ٹھیک ہے؟ اور اس نماز کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: "یہ بات صحیح نہیں ہے، صلا الفائدہ نامی کوئی نماز نہیں ہے، ویسے تو ہر نماز میں ہی فائدہ ہوتا ہے، فرض نماز کی ادائیگی سے سب سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے؛ کیونکہ ایک عبادت کی فرض قسم اسی عبادت کی نفل قسم سے افضل ہوتی ہے۔ لیکن اس جمعہ کے لیے ساتھ خاص نماز صلاۃ الفائدہ کے بارے میں یہی ہے کہ یہ بدعت ہے، اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ انسان کو لوگوں میں عام ہو جانے والی بے اصل اور بے دلیل نمازوں اور اذکار سے دور رہنا چاہیے کہ یہ احادیث سے ثابت نہیں ہیں۔ واضح رہے کہ عبادات میں بنیادی اصول ممانعت ہے، لہذا کسی کے لیے بھی اللہ تعالی کی عبادت کے لیے کوئی ایسا طریقہ اپنانے کی کوئی اجازت نہیں جس کی شریعت نے اجازت نہیں دی۔